رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۹۲

منارۃ المسیح

بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں برمنار بلند تر محکم افتاد (الہام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام)

THE ALHAKAM

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ

بیشک خدا کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جبتک خود وہ اپنی حالت نہ بدلے

الحکم

بیا در بزم مستاں تا بہ بینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

چہ گویم با تو گر آئی بہ دارِ قادیاں بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

جلد (۳۵) | ۱۴ مئی سنہ ۱۹۲۳ء | نمبر (۱۹)

قیمت سالانہ
والیان ریاست و امراء سے صہ
معاونین سے عہ
عوام سے جـہ

مدینۃ المسیح دار الامان قادیان سے ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ شائع ہوتا ہے

مدیر
شیخ یعقوب علی
تراب احمدی
عرفانی

قیمت فی پرچہ
۱ر

ناظرین الحکم کو عید مبارک

ہم کب عید منائینگے؟

ہر ایک قوم میں ایک نہ ایک دن خاص خوشی کا مقرر ہے اسلام میں بھی چند ایام خصوصیت رکھتے ہیں۔ منجملہ ان کے ایک عید الفطر کا دن بھی ہے جس میں لوگ کپڑوں اور عمدہ عمدہ کھانوں کے ذریعہ خوشی کا اظہار کرتے ہیں اس میں کیا شک ہے کہ مومن کے لیے واقعی عید کا دن ایک خوشی کا دن ہے کیونکہ اس نے اپنے آقا و خالق کے ایک حکم کو پورا کر کے سبکدوشی حاصل کی ہے اور وہ سرخرو ہوا ہے اسلیے اس پر جتنا بھی خوش ہو وہ تھوڑا ہے۔ مگر اس میں بھی کوئی شبہ نہیں۔ کہ اگر عید کے دن کسی کا باپ یا کوئی بھی رشتہ دار مرا ہے تو عید اسکو خوش نہیں کر سکتی کیونکہ وہ جانتا ہے کہ میرے لیے زیادہ رنجیدہ واقعہ درپیش ہے۔

اسی طرح اے میرے بھائیو! ہم کیونکر عید میں خوش ہو سکتے ہیں۔ جبکہ باغ احمد لٹ رہا ہے اور دشمن ہر طرف سے اس پر حملہ کر رہا ہے۔

یہ عید ہماری سوزش قلبی کو اور تازہ کرتی ہے کیونکہ اس سے ہمیں معلوم ہو جاتا ہے کہ ہماری عمر رواں میں سے ایک سال اور کم ہو گیا۔ اور اسلام کی ترقی ابھی ہمارے دل کو شاد نہیں کرتی۔ حقیقتاً ہمارے لیے وہی عید کا دن ہے جس کے بعد کسی دوسری عید کی ضرورت نہیں۔ کہ جب دنیا میں

چاروں طرف اسلام کا ہی پرچم لہراتا نظر آئے

اور ہر ایک متنفس اس

سید الانام کے حلقہ بگوشاں میں شامل ہو جائے

اس وقت اسلام جس خطرے میں ہے اور جو خوفناک حالت اسلام کی ہو رہی ہے۔ وہ ہمارے دلوں کو مجبور کر رہی ہے کہ ہم صاف کہدیں "ہماری ابھی کوئی عید نہیں" عنقریب وہ دن آ رہے ہیں کہ ہم بھی

عید منائیں گے

انشاء اللہ تعالےٰ

ایک خاص زمانہ تک نبوت کو آپ کے وجود باجود پر [illegible] تو کیونکر ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک بے فائدہ کام کرے اور بلا ضرورت نبی بھیج دے" انتہی۔ آپ یوں بیہودہ سرائی کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غرض تھی۔ کسر صلیب۔ قتل دجال۔ غلبہ اسلام اور وہ آپ سے کا حقہ پوری نہیں ہوئیں۔ صلیب پاش پاش نہیں ہوئی اور دجال کی شان و شوکت کو چار چاند لگ گئے ہیں۔ اسلام مغلوب ہو رہا ہے۔ اور لوگ مرتد ہو رہے ہیں۔

اور پھر لکھا ہے "محض دلائل کا غلبہ تو کچھ چیز نہیں جب تک اس کے ساتھ عملی غلبہ نہ ہو" افسوس کہ آپ جس طرح فہم قرآن سے عاری ہیں اسی طرح حدیث دانی سے بھی قاصر ہیں۔

کسر صلیب کے معنی

یکسر الصلیب کے معنی لکھے ہیں ای یبطل دین النصرانیۃ بان یکسر الصلیب حقیقۃ ویبطل ما یزعمہ النصاری من تعظیمہ یعنی کسر صلیب کے معنی ہیں کہ دین نصرانیت کا ابطال کریں گے

(فتح الباری جلد ۶ ص۳۶۵)

پھر نواب قطب الدین صاحب یکسر الصلیب کے نیچے لکھتے ہیں "باطل کرینگے دین نصرانیت کو"

(مظاہر الحق جلد ۴ ص۳۸۲)

اور یہی معنی مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں کیے گئے ہیں مگر افسوس ہے اس [illegible] پر جو جانتا ہوا نہیں جانتا اور دیکھتا ہوا نہیں دیکھتا۔

قتل دجال

کون مسلمان نہیں جانتا کہ بخاری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسیح موعود کے متعلق فرمایا ہے۔ یضع الحرب کہ مسیح جنگ نہیں کرے گا۔ اب جو شخص کہتا ہے کہ مسیح موعود جنگ کرے اور دجال کو قتل کرے تو وہ صریح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو چھوڑتا ہے۔ پس جب مسیح نے لڑائی ہی نہیں کرنی تو قتل دجال یقیناً روحانی ہے۔ جس کی تفسیر اس دوسری حدیث میں ہے۔

"وھو المسیح الکذاب ویتبعہ من نساء الیھود ثلاثۃ عشر الف امراۃ فرحم اللہ رجلا منع سفیہہ ان یتبعہ والقوۃ علیہ یومئذ بالقرآن فان شانہ بلاء شدیدا"

یعنی دجال کے پیچھے تیرہ ہزار عورتیں یہود کی ہوں گی۔ خدا تعالیٰ اس پر رحم کرے جو اپنے نادانوں کو اس کی اتباع سے روکے اور مقابلہ اس کا اس وقت قرآن کریم کے ذریعہ ہوگا کیونکہ اس کی حالت بہت سخت ہوگی۔

(کنز العمال جلد ۷ ص۲۶۳)

پس ایمان ہے وہ جو دجال کا قتل روحانی سمجھتا ہے۔ پھر آپ کہتے ہیں کہ اسلام مغلوب ہو گیا۔ جناب من! اگر یہی اسلام ہوتا تو کبھی مغلوب نہ ہوتا۔ کلمۃ اللہ العلیا

اس کا مطلب [illegible] صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ لوگ اب حقیقی اسلام کے عامل نہیں رہے پس خدا کا ارادہ یہی ہے کہ وہ ان لوگوں کو بدل کر اب احمدیت کے سچے شیدائیوں کو اس جگہ کھڑا کرے۔

جناب کو یاد رہے کہ اگر دلائل کا غلبہ کوئی چیز نہیں تو پھر کیا نعوذ باللہ ہزارہا انبیا مغلوب ہو کر دنیا سے رخصت ہو گئے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی۔ کیا حضرت موسیٰ نے کنعان کو فتح کیا۔ اور غالب ہوئے (بقول آپ کے) کیا حضرت عیسیٰ یحییٰ کو ظاہری غلبہ ملا اور کیا نعوذ باللہ مکی زندگی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مغلوب تھے۔ اور مدنی زندگی میں بھی صرف عرب کے حاکم بنے اور عرب پر غالب آئے۔ پس یہ محض آپ کا ڈھکوسلا اور حقیقت سے بعید قیاس ہے۔

یہ الفاظ اسی شخص کی زبان سے نکل سکتے ہیں جو اسلامی تعلیم سے بالکل ناآشنا ہو۔ مگر یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کی غرض دنیا کو منوانا ہوتی ہے۔ جس رنگ میں دنیا اس پیغمبر کا مقابلہ کرتی ہے۔ اسی طرح اس کو فتح دی جاتی ہے۔ اور وہ غالب کیا جاتا ہے۔ اگر دشمن تلوار سے حملہ آور ہو تو تلوار سے ہی مٹایا جاتا ہے ان فی ذالک لآیات لقوم یعقلون۔

مگر یاد رہے کہ اصل غلبہ دلائل کا غلبہ ہی ہے جو دلوں پر اثر کرتا ہے۔ ظاہری غلبہ تو کفار کو بھی مل جاتا ہے باقی یہ کہنا کہ دلائل کے غلبہ سے تو سب مدعی کیطرح تمیز ہو کہ ایک طفلانہ بات ہے۔ کیا دنیا میں سب اندھے ہی ہیں جو تمیز نہ کر سکیں۔

اب چونکہ مسیح موعود علیہ السلام کا مقابلہ دلائل سے کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اسطرح غالب کر دیا اگر دنیا اب بھی احمدیت کا مقابلہ ظاہری سامانوں تلوار وغیرہ سے کرے اور دنیا سے مٹانا چاہے تو خدا تعالیٰ کی غیرت یہ غلبہ بھی عنایت فرمائے گی۔ ان اللہ علی کل شیء قدیر۔ مجھے بہت ہی تعجب آتا ہے کہ آپ کس زبان سے کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ موعود کے کام پورے طور پر انجام نہیں دیئے گئے۔ ذرا بتائیں تو سہی وہ کونسی جماعت ہے جس سے عیسائیوں کے بدن کانپ جاتے ہیں اور وہ کونسا سلسلہ ہے جو اعدائے اسلام کی آنکھوں میں کانٹے کی طرح چبھتا ہے۔ وہ کونسی جماعت ہے۔ جو ہند۔ جرمن۔ انگلستان۔ امریکہ۔ آسٹریلیا۔ افریقہ۔ نائیجیریا۔ ماریشس۔ سیلون میں اسلام پھیلا رہی ہے۔ حضرت مسیح کو کامیابی ہو چکی ہے اور ہو رہی ہے ابھی آپ کا زمانہ ختم نہیں ہو گیا۔ دشمن بھی آپ کی کامیابی کا اقرار کرتا ہے مگر کیا کہیں ان کو جو دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتے ؎

آنکھ کے اندھوں کو حائل ہو گئے سو سو حجاب
ورنہ قبلہ تھا ترا رخ کافر و دیندار کا

غیر احمدی اخبارات والے بھی اقرار کر رہے ہیں کہ صرف اور صرف احمدی جماعت قادیان ہی خدمت اسلام مگر آپ کی آنکھیں تعصب کی پٹی سے بند ہیں۔ آپ کہ پانچ پانچ لاکھ مرتد ہو رہے ہیں۔ یہ محض آپ کا قصور ہے۔ آپ (غیر احمدیوں) نے انکو اپنا کر ان کی تربیت نہ کی۔ اگر وہ احمدیت میں داخل آپ لوگوں کو یہ روز بد دیکھنا نصیب نہ ہوتا ان کے ارتداد کے آپ لوگ ملزم بنتے تھے محض اس شرافت کے لیے کہ وہ آخر اسلام کا نام ان کے لیے سب اسلامی جماعتوں سے بڑھ کر کام کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود کا فرمان ہے ؎

اے دل تو نیز خاطر ایناں نگاہ دار
کاخر کنند دعوئ حب پیمبرم

یہ فتنہ ارتداد بھی حضرت مسیح موعود کی صداقت کا نشان ہے۔ اگر اسلام (بقول آپکے) کی حالت تو کون مانے۔ کہ یہی زمانہ ہے جس میں کسی نبی کی ہے۔ اور یہی مسیح و مہدی علیہ السلام کا زمانہ اس لیے بھی کہ حضرت مسیح موعود نے پہلے سے فرمایا کہ اگر تم میری نہ مانو گے تو تمہیں یہ دن دیکھنا

ہر طرف سیل ضلالت صد ہزاراں تن ربود
حیف بر چشمے کہ اکنوں نیز ہم ہشیار نیست

پس یہ ارتداد کا سلسلہ آپ کی صداقت پر

وفی کل شیء لہ آیۃ
تدل علی انہ واحد

پس اس تازیانہ عبرت سے نصیحت پکڑو اور احمدیت کی آغوش میں آجاؤ کہ وہ تمہارے لیے ان سے ایمان رکھنے والا ہے

ان فی ذالک لعبرۃ لاولی الالباب

خیر جو کچھ ہم کر رہے ہیں یا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ہے اور دنیا بھی دیکھتی ہے۔ لیکن آپ وہ جو جناب راجپوت نبی صاحب ہیں اپنی قوم کے لیے کیا کارہائے نمایاں کیے ہیں اور کیا کوششیں کی ہیں تا دنیا کو ان کی حقانیت پتہ لگ جاوے۔ امید ہے کہ آپ اطلاع مشکور فرماویں گے۔

حضرت اقدس کے دنیا میں ایک نذیر الہام اور آپ کی دسمبر ۰۵ء والی تقریر سے استدلال کیا ہے وہ واقعی قابل داد ہے آشنا ہی کہتے ہیں۔ ع

بریں عقل و دانش بباید گریست

اگر اس الہام سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ آپ کا تو میرے خیال میں آپ کسی نبی کو بھی ماننے طیار نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یا حسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون (یٰس ع ۲) کہ دنیا ہر نبی

جرڈ ایل نمبر ۱۰۹۲

منارۃ المسیح

THE ALHAKAM

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوۡمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوۡا مَا بِاَنۡفُسِہِمۡ

بیشک خدا کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جبتک خود وہ اپنی حالت نہ بدلے

بیا در بزم مستاں تا ببینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و [illegible] دیگر

الحکم

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دارالاماں بینی

جلد (۲۵) ۱۴ / مئی سنہ ۱۹۲۳ء نمبر (۱۹)

قیمت سالانہ
والیان ریاست و امراء سے [illegible]
معاونین سے [illegible]
عوام سے [illegible]

مدینۃ المسیح دارالامان قادیان سے ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ شائع ہوتا ہے

مدیر
شیخ یعقوب علی
تراب احمدی
عرفانی

قیمت فی پرچہ
۱ر

ناظرین الحکم کو عید مبارک

ہم کب عید منائینگے ؟

ہر ایک قوم میں ایک نہ ایک دن خاص خوشی کا مقرر ہے اسلام میں بھی چند ایام خصوصیت رکھتے ہیں - جنمیں سے ایک عید الفطر کا دن بھی ہے جس میں لوگ کپڑوں اور عمدہ عمدہ کھانوں کے ذریعہ خوشی کا اظہار کرتے ہیں

اس میں کیا شک ہے کہ مومن کے لیے واقعی عید کا دن ایک خوشی کا دن ہے کیونکہ اس نے اپنے آقا و خالق کے ایک حکم کو پورا کر کے سبکدوشی حاصل کی ہے اور وہ سرخرو ہوا ہے اسلیے اس پر جتنا بھی خوش ہو وہ تھوڑا ہے ۔

مگر اس میں بھی کوئی شبہ نہیں ۔ کہ اگر عید کے دن کسی کا باپ یا قریبی رشتہ دار مر رہا ہے تو عید اسکو خوش نہیں کر سکتی کیونکہ وہ جانتا ہے کہ میرے لیے زیادہ رنجیدہ واقعہ درپیش ہے ۔

اسی طرح اے میرے بھائیو! ہم کیونکر عید میں خوش ہو سکتے ہیں ۔ جبکہ باغ احمد لٹ رہا ہے اور دشمن ہر طرف سے اس پر حملہ کر رہا ہے ۔

یہ عید ہماری سوزش قلبی کو اور تازہ کرتی ہے ۔ کیونکہ اس سے ہمیں معلوم ہو جاتا ہے کہ ہماری عمر رواں میں سے ایک سال اور کم ہو گیا ۔ اور اسلام کی ترقی ابھی ہمارے دل کو شاد نہیں کرتی ۔ حقیقتاً ہمارے لیے وہی عید کا دن ہے جس کے بعد کسی دوسری عید کی ضرورت نہیں ۔ کہ جب دنیا میں

چاروں طرف اسلام کا ہی پرچم لہراتا نظر آئے

اور ہر ایک متنفس

سید الانام کے حلقہ بگوشاں میں شامل ہو جائے

اس وقت اسلام جس خطرے میں ہے اور جو خوفناک حالت اسلام کی ہو رہی ہے ۔ وہ ہمارے دلوں کو مجبور کر رہی ہے کہ ہم صاف کہدیں کہ "ہماری ابھی کوئی عید نہیں" عنقریب وہ دن آ رہے ہیں کہ ہم بھی

عید منائیں گے

ان شاء اللہ تعالےٰ

درس القرآن
فی
شہر رمضان

(۲)

خلوا الی شیاطینہم الی کے معنی مع (ساتھ) کے ہیں اور شیطان سردار قوم کو کہتے ہیں۔ لکھا ہے شیطان القوم سیدہم۔ تو معنی ہوئے جب وہ اپنے سرداروں کے پاس جاتے ہیں۔

یعمہون وہ دل کے اندھے ہیں عمہ عربی زبان میں دل کے اندھا ہونے اور حیرانی کو کہتے ہیں اور آنکھوں کے اندھا ہونے کو عمی کہتے ہیں

آمنا باللہ و بالیوم الآخر اعتراض ایمان کے لیے فرشتے اور انبیاء اور کتب الٰہیہ کا ماننا بھی ضروری ہے صرف دو کیوں ذکر کیے گئے۔؟

جواب اول:۔ ایمان اللہ سے شروع ہوتا ہے اور آخرت پر ختم ہو جاتا ہے اور اختصار کے لیے ابتداء و انتہا کو لے لیا اور باقی مراد لے لیے گئے جیسا کہ آیت قالوا نشہد انک لرسول اللہ (منافقون) سے ظاہر ہے۔

جواب دوم۔ اصل ماننا اللہ تعالیٰ اور آخرت کا ہے مگر کتب۔ رسل۔ ملائکہ وغیرہ ان پر ایمان لانے اور نیکی و بدی کو تمیز کرنے کا صرف ایک آلہ ہے اس لیے ان کو بھی ماننا ضروری ہے۔ اس جگہ صرف اصل کو لے لیا ہے فروع خود بخود آ جاتی ہے۔

یخادعون اللہ والذین امنوا وہ اللہ کو دھوکہ دیتے ہیں اور مومنوں کو۔ مگر چونکہ نہ اللہ دھوکہ کھاتا ہے اور نہ ہی مومن ان کے فریب میں آتے ہیں۔ اسلیے ما یخدعون الا انفسہم وہ صرف اپنے آپ ہی کو دھوکہ دیتے ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اس کے معنی فرماتے تھے کہ وہ اللہ اور مومنوں کو فریب دیتے ہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ ان کی طاقت کم ہے۔ جتھا کم ہے۔

لو کانوا یعلمون ان کو علم نہیں کہ ہر ایک بڑی چیز پہلے چھوٹی ہوتی ہے۔ کیا ہوا اگر مسلمانوں کی طاقت ابھی کمزور ہے دیکھنا یہ ہے کہ آیا یہ سچے ہیں یا نہیں۔ جب سچے ہیں تو پہلے گروہوں کی طرح یہ بھی کامیاب ہوں گے

اللہ یستہزئ بہم اعتراض۔ کیا نعوذ باللہ خدا ٹھٹھے باز ہے؟

یاد رہے اگر اس کے یہ معنی ہوتے تو قرآن کریم میں کوئی جگہ ایسی بھی ہوتی جہاں اللہ تعالیٰ نے نعوذ باللہ ٹھٹھا کیا ہوتا۔ جب ایسا نہیں، تو ماننا پڑے گا کہ اس کے یہ معنی نہیں۔ جو معترض نے کیے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ عربی زبان میں یوں بھی کچھ مناسبت کیوجہ سے دوسرا لفظ وہی لایا جاتا ہے۔ جیسے ایک شاعر نے کہا ہے

قالوا انتج شیئا نجد لک طبخہ
قلت اطبخوا لی جبۃ و قمیصا

اب قمیص اور جبہ کے لیے طبخ کا لفظ استعمال کر دیا۔ اور خصوصاً سزا کے لیے جرم [illegible] لفظ بول لیا جاتا ہے جیسے کہ ایک شاعر کہتا ہے

الا لا یجہلن [illegible]حد علینا
فنجہل فوق جہل [illegible]جاہلین

پس اللہ تعالیٰ کے استہزاء کے یہی معنی ہیں کہ وہ ان کو ان کے استہزا کی سزا دیگا۔

واللہ محیط بالکافرین اگر تم نے یوں اصلاح نہ کی۔ تو یاد رکھو ہم اسلامی حکومت لائینگے اور وہ ان تمام فضولیات کو مٹا دے گی۔

و اما الذین آمنوا الخ بہرحال جو لوگ ایمان لاتے ہیں۔

استوی الی السماء استوا الیہ ای قصد الیہ اس نے اس کی طرف توجہ کی۔ ارادہ فرمایا۔

وان کنتم فی ریب الخ اس میں صداقت اسلام اور آنحضرت صلعم کی رسالت کی دلیل دی ہے کہ تم اس کتاب کا مقابلہ نہیں کر سکتے یہ کتاب بے نظیر ہے۔

اس بات میں اختلاف ہے کہ قرآن کریم کی بے نظیری کس بات میں ہے شیخ عبد القاہر جرجانی نے کہا ہے کہ فصاحت و بلاغت میں بے مثل ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ قرآن کریم کا بے مثل ہونا یہ ہے کہ دلائل فلسفیہ اور منطقیہ میں سے کوئی دلیل ایسی نہیں جو اس میں نہ آ گئی ہو اور لطف یہ کہ وہ بھی عام فہم پیرایہ میں قرآن کریم برکات اور اصلاح میں بھی بے نظیر ہے دیکھو عربوں کی کس طرح جلد اصلاح کر دی اور کہ اس سے انسان کا دل کبھی اکتاتا نہیں۔ اور نہ ہی اس کے علم ختم ہوتے ہیں بلکہ ہمیشہ نئے نئے علوم سوجھتے ہیں۔

وقودہا الناس والحجارۃ پتھر محض آگ بھڑکانے کے لیے ڈالے جائینگے۔ کیونکہ پتھر کی آگ بہت تیز ہوتی ہے اور ان کے بت ڈالنے سے ان کو زیادہ حسرت پیدا ہو گی اور زیادہ دکھ ہو گا اس لیے وہ بھی مراد ہوں تو کوئی حرج نہیں کیونکہ پتھر کو تو کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔

کنتم امواتا آریہ لوگ اس سے تناسخ نکالتے ہیں حالانکہ تناسخ کی جو تعریف انھوں نے بنا رکھی ہے وہ کسی صورت میں اس جگہ صادق نہیں آ سکتی یاد رہے میت بے حس اور بے جان کو کہتے ہیں تو فرمایا کہ تم پہلے بیجان تھے یعنی نطفہ میں تھے یا مٹی میں تھے۔ پھر وہ تم میں روح ڈالکر تمکو زندہ کرتا ہے اور پھر [illegible] مارتا ہے۔ اور قیامت کو زندہ کرے گا۔

من یفسد فیہا و یسفک الدماء انھوں نے عرض کیا حضور جو خلیفہ اور حاکم بنانا چاہتے ہیں تو کون اس میں فساد کرتا اور خون بہاتا ہے۔ من استفہامیہ ہے۔

واذ قال الخ پہلے قرآن کریم کو بے مثل بتا کر دلیل دی کہ یہ فی الواقع خدا تعالیٰ کی کتاب ہے۔ اب بتاتا ہے کہ یہ دلیل کوئی نئی نہیں بلکہ آدمؑ کے وقت سے یہی دستور چلا آتا ہے کہ ہم علمی رنگ میں مقابلہ کرتے ہیں۔

للملائکۃ اعتراض۔ ملائکہ سے کیوں کہا گیا کیا مشورہ لینا تھا؟

جواب:۔ فرشتوں کا ایک طبقہ ملاء اعلیٰ ہے۔ ان کا یہ قاعدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حکم کے جاری کرنے سے پہلے ان کو بتاتا ہے۔ وہ کئی علوم حاصل کرتے ہیں اور آئندہ کے لیے دعائیں اور استغفار کرتے ہیں اور رد و کد کرتے ہیں۔ جیسا کہ سورہ ص میں ہے وما کان لی من علم بالملاء الاعلیٰ اذ یختصمون

الا ابلیس سوال:۔ ملائکہ سے ابلیس کا استثناء بتاتا ہے کہ وہ بھی دراصل فرشتہ تھا۔

جواب:۔ وہ ملائکہ میں سے نہ تھا دوسری جگہ صراحتاً فرما دیا کان من الجن کہ وہ جن تھا استثناء کی وجہ یہ ہے۔ اس کو بھی حکم ہوا تھا کہ سجدہ کرو۔ جیسا کہ سورہ اعراف ع میں فرمایا اذ امرتک کہ جب میں نے تمکو سجدہ کا حکم دیا۔ اس جگہ وہ اس لیے ذکر نہیں فرمایا کہ قرآن کریم کا طرز یہی ہے کہ وہ اس بات کو چھوڑ دیتا ہے۔ جو کلام سے خود بخود سمجھی جا سکتی ہے جیسے فرمایا سرابیل تقیکم الحر۔ حالانکہ کرتے سردی سے بھی بچاتے ہیں۔ اسی طرح اس جگہ فرشتوں کی اطاعت اور ابلیس کی نافرمانی کا ذکر کر دیا کہ حکم سب کو ہوا تھا جس کا نتیجہ یہ ہوا۔

الشجرۃ قرآن کریم اور احادیث سے اس شجرہ کی تعیین کوئی نہیں ہوتی۔ ہاں سورہ اعراف کے بیان سے قیاس کرتا ہوں کہ کوئی نشہ والا درخت ہو گا۔ بھنگ افیون دھتورا وغیرہ۔

کیونکہ وہاں لکھا ہے کہ جب انھوں نے اس کو کھایا تو وہ اپنے کپڑے پھاڑنے لگے یعنی بے ہوش ہو گئے اور نشہ چڑھ گیا۔

(باقی پھر ان شاء اللہ تعالےٰ)

چھڑی کوشش ہے یہ اس کی ہلاکت کا نشاں
ہیں بجائے کے یہ دن ابلیس نافرجام کے
حق نے بھیجے احمد موعود دعوت کے لیے
داخل دربار کرنے خاص کے رحام کے
جو پھنسے پھندے میں ابلیس لعین کے ازنوں
وہ بھی ہوں گے ساتھ ہی فی النار انجام کے
ہم ہیں ہندی اس لیے سوراج کے بندے مگر
اس سے زیادہ ہم ہیں نوکر مذہبی احکام کے

ہندیوں کو تو کبھی سوراج ملنا ہی نہیں
یہ ہمیشہ سے رہے بندے ہیں روم و شام کے
ان کی قسمت غیر کے پاؤں تلے رہنا ہی بس
ان کے اخلاق رذیلہ ہی نہیں اس کام کے
تم تو بندے ہی ہو اور بندے ہی رہنا ہے مدام
اور بنے بیٹھے ہو تم بندے خیال خام کے
مذہبی احکام کے نوکر بھی ہو گیا سچ ہے یہ
سچ ہی بتلایئے لیکن کہ کتنے دام کے
وہ بھلا کیا کر سکیں جو دیں پیسے کے مرید
بھاڑے کے ٹٹو تو بس بھاڑے ہی ہیں کام کے
نوکری ملتی نہیں معلوم ہوتا ہے یہی
تم نہیں پابند آتے ہو نظر احکام کے
دھڑلے سے نہیں کرتے ہو تم ویسا نہ ہوگ
کیوں نہیں پابند بنتیا دیکھو کہ تم احکام کے
کیوں نکاح ہوگاں کا شور ہے برپا کیا
مذہبی احکام کے پابند ہو تم نام کے
مذہبی دھوکے کی ٹٹی میں تم کھیلو شکار
خواب آتے ہیں تمہیں سوراج کے صمصام کے
احمدی نوکر نہیں ہیں عبد رحماں ہیں سبھی
ہیں بلا تنخواہ یہ پابند رب احکام کے
دل میں ہے مرضی مولیٰ کا لگا رہتا خیال
ہم رضا کے چاہنے والے ہیں نہ کہ دام کے
راہ مولیٰ میں ہے اپنا مال جان و دل نثار
ہیں کمربستہ کہ ہیں خادم ہمیں اسلام کے
رات دن مصروف ہیں دعوت میں ہم مخلوق کی
منتظر ہر فرد کے رہتے ہیں نیک انجام کے
خلق کو لاتے ہیں خالق اور مالک کے حضور
کرتے ہیں محفوظ ان کو قصر میں اسلام کے
حضرت احمد سے جو وعدے کیے اللہ نے
یہ نظر آثار آتے ہیں انہی ایام کے
لشکر محمود نکلا ہے مٹانے کفر کو
توڑ ڈالیگا وہ بت عالم سب اوہام کے
کب بھلا دانا کہیں ہے آسمانی وہ کتاب
جس میں ہوں مذکور قصے یوسف و بہرام کے

آپ لیکھو جی کو تو دانا کہنا ہے دیوانگی
جو تناسخ میں پھنسے ہیں گردش ایام کے
جن کا استور لنگ ہو بہرا ہوا اور ہو [illegible]
جن کو وعدے ہی کبھی ملتے نہ ہوں انعام کے
جو کبھی بندر کبھی کتا کبھی سور بنے
ہوش پھر کیسے بجا ہوں ایسے نافرجام کے
جو نہ چھوڑیں ماں بہن کو اور دادی جان کو
جو نہ حکم خاص کے پابند ہوں نہ عام کے
ان کو کیا معلوم کہ ہے آسمانی کیا کتاب
ہیں پڑے سڑتے گڑھے میں باطل اوہام کے
ان نہیں مذکور کوئی قصہ بھی قرآن میں
ہیں براہین و دلائل قاطعہ اوہام کے
جس کو تم قصہ سمجھتے ہو وہ پیشگوئی ہے
واسطے سمجھانے تیرے نیک و بد انجام کے
خاص قوموں کے لیے آئے تھے پہلے انبیاء
اور محمد مصطفےٰ آئے لیئے ہیں عام کے
ہر نبی میں انفرادی طور پر جو تھیں صفات
اس نبی میں جمع ہیں سب واسطے اقوام کے
یوسف و داؤد موسیٰ آدم و یعقوب بھی
اور نمونہ واسطے عالم کے ابراہام کے
الغرض ہیں آپ ہر ایک نبی کے قائمقام
اسلیے انجام تبلاتے ہیں سب اقوام کے
قادیانی احمد مرسل طفیل مصطفےٰ
آئے ہیں عالم میں شائع کرنیکو اسلام کے
آپ میں بھی ہیں وہی جملہ صفات انبیا
بالمقابل منکروں میں ہیں صفات اقوام کے
جسطرح سے انبیا کے وقت میں ہوتا رہا
اب وہی نقشے نظر آتے ہیں خاص و عام کے
جسطرح یوسف کو بھائیوں پر ہوا غلبہ نصیب
خود بتا دیں گے تمہیں آثار ان ایام کے
الغرض قصہ نہیں کوئی لکھا قرآن میں
واقعات پیش آئندہ ہیں وہ اقوام کے
حق پسند کو آپنے مرتد کہا یہ خوب ہے
پوچھیے سچ تو ہیں مرتد مولوی اسلام کے

گند سب التیور سے کرو پھر حق کہو
واہ! کیا کہنے ہیں ایسے آپکے افہام کے
گند پھیلاؤ گھروں میں تم نیوگ حکم سے
اور کہو ہیں تیرے خاوند گنتی نام کے
اس پلیدی پر بھی اس تعلیم کو گر حق کہو!
پھر تو جلدی ہی رہو تم منتظر انجام کے
رو رہے ہیں تیرے حال زار پہ پروہاں ترے
کیونکہ آتے ہیں نظر آثار بد انجام کے

ست نئی ترمیم ہوتی ہے تری تسلیم میں
ہیں یہی آثار زشت حالی کے تیرے نام کے
اب نظام سے پاک صرف اسلام کی تعلیم ہے
اور مکمل با اثر احکام ہیں اسلام کے
بھیج ڈالا ہے مبلغ قدیر ذو الجلال
اور لانوائے ہیں اس کے مخلص نام کے
حق وہی ہوتا ہے جس میں تغیر کچھ نہ ہو
اور اثر کر جائے وہ اپنا دلوں میں عام کے
یہ علامت تو فقط اسلام میں موجود ہے
اور مذاہب اس سے ہیں خالی سوا اسلام کے
یہ وہ پتھر ہے کہ گرا جس پر اسے پیسا ضرور
اور جو اس پر گرا ٹکڑے ہوئے اس خام کے
جو اسے چھوڑیں وہی مرتد ہیں بے شبہ و شک
جو اسے مانیں وہی بندے ہیں اسلام کے
دیکھنا لہرائیگا ہند میں جھنڈا اوم کا
حق پرست ہوں گے جبھی تو بت پرست اسلام کے

ہند سے باہر نہیں نکلا ہے یہ مت آج تک
اور نہ اندر ہند کے آثار ہیں کچھ کام کے
آریوں کے پاس دعوت کا نہیں سامان کچھ
واقعی ہیں یہ فقط پیاسے اُن کے خالی نام کے
ہیں فقط دھوکہ سے لوگوں کو پھنساتے دام میں
اور بودے ہو رہے ہیں تار ان کے دام کے
جسم مردہ ہے فقط ہیں آخری انگڑائیاں
کچھ نہیں آثار اب باقی رہیں گے نام کے
مذہب اسلام ہے منظور نظر کردگار
اب گڑیں گے ہر جگہ جھنڈے اسی اسلام کے
احمد موعود کو بھیجا خدا نے اس لیئے
تا سچائی کا نشان دکھلائیں وہ اسلام کے
اور بلائیں ہر کس و ناکس کو اللہ کی طرف
تا کریں محفوظ سب کو قصر میں اسلام کے
اور احمد کے غلاموں کو یہ بھیجا ہر طرف
بیج بونے کے لیے ہر ملک میں اسلام کے
اب پھلینگے اور پھولینگے یہ اسلامی درخت
جائے ہیں ان کے پیا لینگے سب کے کام کے
ہوگا سب ادیان پر غلبہ فقط اسلام کا
اور نظر آئینگے لہراتے علم اسلام کے
ہے مقدر حضرت محمود کے ہاتھوں یہ کام
اور اظہر منتظر ہیں ہم انہی ایام کے

(اظہر)

ہمیں نبوت سے انکار نہیں

مندرجہ ذیل مضمون عبداللطیف گنا چوری کے ایک خادم کی تحریر کے جواب میں ہے۔ ہم نہیں چاہتے کہ گنا چوری یا کسی بیرم پوری کو مخاطب کریں۔ ہمارے سامنے کفرستان کا بہت بڑا میدان ہے لیکن اتمام حجت کے لیے یہ مضمون شائع کرتے ہیں۔ اگر نصیحت پکڑیں تو فبہا ورنہ اَعْرِضْ عَنْ ...... کے مطابق اعراض کرینگے۔ (ایڈیٹر)

اخبار الفضل ۵ / فروری میں ہمارا ایک مضمون بعنوان "حضرت مسیح موعودؑ رسول بعد نبی" شائع ہوا ہے جو اہل حدیث ۸ / فروری کے مضمون "دو نئے نبی" کا جواب تھا جس پر ایک صاحب سعادت علی کسی وجہ سے چیں بر جبیں ہوئے اور رسالہ تائید الاسلام بابت ماہ اپریل اور اخبار اہل حدیث وغیرہ میں ایک غلط ہیڈنگ "انکار نبوت پر ایک نظر" کے ماتحت جواب دینے کی بے فائدہ کوشش کی ہے۔ آپ اپنے ...... آپ کو عبداللطیف صاحب گنا چوری کا خادم ظاہر کرتے ہیں اور صاحب مذکور کے دعوے کی صحت پر اصرار کرتے ہیں۔ اس مضمون کو پڑھ کر ایک سادہ لوح انسان کو بھی یہ وہم نہیں ہو سکتا کہ صاحب مضمون احادیث اور قرآن کریم سے ذرا بھی مس رکھتا ہے۔ ہاں البتہ بحر حمیت میں خوب غوطہ زن ہے اور ذرا سی بات پر آپے سے باہر ہو رہا ہے۔

پہلی غلطی اور مضمون نگار کی سفاہت

ہمنے لکھا تھا کہ اللہ تعالیٰ حکیم ہے اس کا ہر کام حکمت پر مبنی ہوتا ہے۔ تو جب اس نے حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذاتی علامات خارجی علامات کو پورا کر کے آپ کے صدق پر مہ

ایک خاص زمانہ تک نبوت کو آپ کے وجود پر جو ذکر وہ رکھ دیا توکیونکر ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک بے فائدہ کام کرے اور بلا ضرورت نبی بھیج دے۔" اس آپ یوں بیہودہ سرائی کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غرض تھی۔ کسر صلیب۔ قتل دجال۔ غلبۂ اسلام اور وہ آپ سے کا حقہ پوری نہیں ہوئیں۔ صلیب پاش پاش نہیں ہوئی اور دجال کی شان وشوکت کو چار چاند لگ گئے ہیں۔ اسلام مغلوب ہو رہا ہے۔ اور لوگ مرتد ہو رہے ہیں۔

اور پھر لکھا ہے "محض دلائل کا غلبہ تو کچھ چیز نہیں جبتک اس کے ساتھ عملی غلبہ نہ ہو" افسوس کہ آپ جسطرح فہم قرآن سے عاری ہیں اسی طرح حدیث دانی سے بھی قاصر ہیں

کسر صلیب کے معنی

یکسر الصلیب کے معنی لکھے ہیں اے یبطل دین النصرانیۃ بان یکسر الصلیب حقیقۃ ویبطل مایزعمہ النصاری من تعظیمہ یعنی کسر صلیب کے یہ معنی ہیں کہ دین نصرانیت کا ابطال کریں گے

(فتح الباری جلد ٦ صفحہ ۳٦۵)

پھر نواب قطب الدین صاحب کسر الصلیب کے نیچے لکھتے ہیں "باطل کرینگے دین نصرانیت کو"

(مظاہر الحق جلد ۴ صفحہ ۳۴۲)

اور یہی معنی مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں کیے گئے ہیں مگر افسوس ہے اس کا کہ جو جاگتا ہوا نہیں جانتا اور دیکھتا ہوا نہیں دیکھتا۔

قتل دجال

کون مسلمان نہیں جانتا کہ بخاری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسیح موعود کے متعلق فرمایا ہے۔ یضع الحرب کہ مسیح جنگ نہیں کرے گا۔ اب جو شخص کہتا ہے کہ مسیح موعود جنگ کرے اور دجال کو قتل کرے تو وہ صریح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو چھوڑتا ہے۔ پس جب مسیح نے لڑائی ہی نہیں کرنی تو قتل دجال یقیناً روحانی ہے۔ جس کی تفسیر اس دوسری حدیث میں ہے۔

"وھو المسیح الکذاب ویتبعہ من نساء الیھود ثلاثۃ عشر الف امراۃ فرحم اللہ رجلا منع سفیہہ ان یتبعہ والقوۃ علیہ یومئذ بالقرآن فان شانہ بلاء شدیدا"

یعنی دجال کے پیچھے تیرہ ہزار عورتیں یہودی ہوں گی۔ خدا تعالیٰ اس پر رحم کرے جو اپنے نادانوں کو اس کی اتباع سے روکے اور مقابلہ اس کا اس وقت قرآن کریم کے ذریعہ ہوگا کیونکہ اس کی حالت بہت سخت ہوگی۔

(کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲٦۳)

پس نادان ہے وہ جو دجال کا قتل جسمانی سمجھتا ہے۔ پھر آپ لکھتے ہیں کہ اسلام مغلوب ہو گیا۔ جناب من! اگر یہ اسلام ہے تو کبھی مغلوب نہ ہوگا۔ کلمۃ اللہ العلیا۔ اس کا مغلوب ہونا صاف ظاہر کرتا ہے کہ یہ لوگ اب حقیقی اسلام کے حامل نہیں رہے پس خدا کا ارادہ یہی ہے کہ وہ ان لوگوں کو بدل کر اب احمدیت کے سچے شیدائیوں کو اس جگہ کھڑا کرے۔

جناب کو یاد رہے کہ اگر دلائل کا غلبہ کوئی چیز نہیں تو پھر کیا نعوذ باللہ ہزارہا انبیا مغلوب ہو کر دنیا سے رخصت ہو گئے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی۔ کیا حضرت موسیٰ نے کنعان کو فتح کیا۔ اور غالب ہوئے (بقول آپ کے) کیا حضرت عیسیٰ یحییٰ کو ظاہری غلبہ ملا اور کیا نعوذ باللہ مکی زندگی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مغلوب تھے۔ اور مدنی زندگی میں بھی صرف عرب کے حاکم بنے اور عرب پر غالب آئے۔ پس یہ محض آپ کا ڈھکوسلا اور حقیقت سے بعید قیاس ہے۔

یہ الفاظ اسی شخص کی زبان سے نکل سکتے ہیں جو اسلامی تعلیم سے بالکل ناآشنا ہو۔ مگر یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کی غرض دنیا کو منوانا ہوتی ہے جس رنگ میں دنیا اس پیغمبر کا مقابلہ کرتی ہے۔ اسی طرح اس کو فتح دی جاتی ہے۔ اور وہ غالب کیا جاتا ہے۔ اگر دشمن تلوار سے حملہ آور ہو تو تلوار سے ہی مٹایا جاتا ہے ان فی ذالک لآیات لقوم یعقلون۔

مگر یاد رہے کہ اصل غلبہ دلائل کا غلبہ ہے جو دلوں پر اثر کرتا ہے۔ ظاہری غلبہ تو کفار کو بھی مل جاتا ہے باقی یہ کہنا کہ دلائل کے غلبہ کے تو سب مدعی کیسطرح تمیز ہو کہ ایک طفلانہ بات ہے کیا دنیا میں سب اندھے ہی ہیں جو تمیز نہ کر سکیں۔

اب چونکہ مسیح موعود علیہ السلام کا مقابلہ دلائل سے کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اسطرح غالب کر دیا اگر دنیا اب بھی احمدیت کا مقابلہ ظاہری سامانوں تلوار وغیرہ سے کرے اور دنیا سے مٹانا چاہے تو خدا تعالیٰ کی غیرت یہ غلبہ بھی عنایت فرمائے گی ان اللہ علیٰ کل شیء قدیر۔ مجھے بہت ہی تعجب آتا ہے کہ آپ کس زبان سے کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ موعود کے کام پورے طور پر انجام نہیں دیئے گئے ذرا بتائیں تو سہی وہ کونسی جماعت ہے جس سے عیسائیوں کے بدن کانپ جاتے ہیں اور وہ کونسا سلسلہ ہے جو اعدائے اسلام کی آنکھوں میں کانٹے کی طرح چبھتا ہے۔ وہ کونسی جماعت ہے جو ہند۔ جرمن۔ انگلستان۔ امریکہ۔ آسٹریلیا۔ افریقہ۔ نائیجیریا۔ ماریشس۔ سیلون میں اسلام پھیلا رہی ہے۔ حضرت مسیح کو کامیابی ہو چکی ہے اور ہو رہی ہے ابھی آپ کا زمانہ ختم نہیں ہو گیا۔ دشمن بھی آپ کی کامیابی کا اقرار کرتا ہے مگر کیا کہیں ان کو جو دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتے

؎ آنکھ کے اندھوں کو حائل ہو گئے سو سو حجاب
ورنہ قبلہ تھا ترا رخ کافر و دیندار کا۔

غیر احمدی اخبارات والے بھی اقرار کر رہے ہیں کہ حضرت اور صرف احمدی جماعت قادیان ہی خدمت اسلام کر رہی ہے مگر آپ کی آنکھیں تعصب کی پٹی سے بند ہیں۔ آپ لکھتے ہیں کہ پانچ پانچ لاکھ مرتد ہو رہے ہیں۔ یہ محض آپ لوگوں کا قصور ہے۔ آپ (غیر احمدیوں) نے انکو اپنے اندر رکھ کر ان کی تربیت نہ کی۔ اگر وہ احمدیت میں داخل ہو سکتے تو آپ لوگوں کو یہ روز بد دیکھنا نصیب نہ ہوتا۔ لیکن باوجودیکہ ان کے ارتداد سے آپ لوگ ملزم بنتے تھے۔ ہم نے محض اس شرافت کے لیے کہ وہ آخر اسلام کا نام لیوا ہیں ان کے لیے سب اسلامی جماعتوں سے بڑھ کر کام کیا اور کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود ع کا فرمان ہے ؎

اے دل تو نیز خاطر اینان نگاہ دار
کاخر کنند دعوئ حب پیمبرم

یہ فتنۂ ارتداد بھی حضرت مسیح موعود کی صداقت کا ایک نشان ہے۔ اگر اسلام (بقول آپ کے) کی حالت نہ ہو تو کون مانے۔ کہ یہی زمانہ ہے جس میں کسی نبی کی ضرورت ہے۔ اور یہی مسیح ومہدی علیہ السلام کا زمانہ ہے اور نیز اس لیے بھی کہ حضرت مسیح موعود ع نے پہلے سے فرما دیا تھا کہ اگر تم میری نہ مانوں گے تو تمھیں یہ روز دیکھنا پڑے گا۔ ؎

ہر طرف سیل ضلالت صد ہزاراں تن ربود
حیف بر چشمیکہ اکنوں نیز ہم ہشیار نیست

پس یہ ارتداد کا سلسلہ آپ کی صداقت پر مہر کرتا ہے ؎

و فی کل شیء لہ آیۃ
تدل علی انہ واحد

پس اس تازیانہ عبرت سے نصیحت پکڑو اور اس مہدی کی آغوش میں آجاؤ کہ وہ تمھارے لیے ماں سے زیادہ درد رکھنے والا ہے

ان فی ذالک لعبرۃ لاولی الالباب

خیر جو کچھ تم کر رہے ہیں یا کریں گے تو اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے اور دنیا بھی دیکھتی ہے۔ لیکن آپ بتائیں کہ وہ جو جناب راجپوت نبی صاحب ہیں انھوں نے اپنی قوم کے لیے کیا کارہائے نمایاں کیے ہیں۔ اور کیا کوششیں کی ہیں تا دنیا کو ان کی حقانیت کا بھی پتہ لگ جاوے۔ امید ہے کہ آپ اطلاع فرما کر مشکور فرماویں گے۔

حضرت اقدس کے "دنیا میں ایک نذیر آیا" والے الہام اور آپ کی دسمبر [illegible] والی تقریر سے جو استدلال کیا ہے وہ واقعی قابل داد ہے۔ خیر ہم تو اتنا ہی کہتے ہیں۔ ع

برین عقل و دانش بباید گریست

اگر اس الہام سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ آپ کامیاب نہیں ہوئے تو میرے خیال میں آپ کسی نبی کو بھی ماننے کے لیے تیار نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یا حسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزؤن (دیکھو رکوع) کہ دنیا ہر نبی سے

آمدِ عید

عید آئی، ہاں کیسی عید؟ جس نے آج خداتعالیٰ کی رحمت اور شان کو دوبارہ زندہ کیا۔ اور سال نے دوبارہ مسرت کا دن دکھایا۔ جس کی خوشی ہر دل میں نظر آتی ہے۔

صبحِ عید

صبح، ہاں صبح، وہ عجیب صبح جس میں نسیم سحر نہایت ہی ناز سے اٹکھیلیاں کرکے بڑے پیار سے غنچوں کو جگا رہی ہے۔ کلیوں نے جو ابھی خواب غفلت میں ہی تھیں آنکھیں کھولیں۔ بہار صبح اور عید کا منہ دیکھتے ہی کھل پڑیں۔ اور خوشی سے پھول پھول کر پھول بن گئیں۔ بلبل اس کی اٹھتی جوانی دیکھ کر چہچہانے، اور قمری کوکو کی تانیں لگانے لگی۔ غرض ہر ایک خدا کی یاد میں محو ہو گیا۔

شاہ خاور کی سواری ابھی کوسوں دور ہے۔ بچے جو کچھ رات رہے اپنے بستروں میں کلبلا رہے تھے اٹھ بیٹھے۔ عید کی خوشی میں کوئی نہانے لگا اور کوئی کپڑے بدلنے میں۔ مسرت و خوشی (اس خدا کے پاک اور حقیقی بندوں کو جن کو اس کے حکم کی تعمیل اور نیک عمل اور فرمانبرداری کی توفیق عطا ہوئی) ان کے استقبال کے لیے نہایت ادب سے بڑھی تاکہ ان کی قدم بوسی کا شرف حاصل کرے۔

غریب اور یتیم کی عید

اسلام کی ابتداء غریبوں سے ہوئی، اور اس نے ان ہی کی گود میں پرورش پائی۔ وہ ہوتے "جان" جیسی نعمت جو ہر کہ و مہ کو پیاری ہوتی ہے۔ اسلام پر قربانی چڑھاتے۔ اور خدا کے فضل اور تائید کے ساتھ اس کی جڑ کو انہی نے مضبوط کیا اور اسے بابرگ و بار ہونے کے لیے انہی نے اپنے خون کی آبپاشی کی، اور سینچا، تاکہ خداتعالیٰ کا جلال اور عظمت دنیا میں قائم کیا جائے اور اس میں وحدانیت اور حق پرستی کے پھل لگیں۔ اور کرہ خاکی اعلیٰ معراج پر ہو [illegible] حقیقی بندہ شکر مومن کہلائے اور حقیقی عید کا لطف اٹھائے۔

اسلام نے جو احکام جاری کیے ہیں وہ خوبی سے مزین ہیں۔ جن میں سے ایک روزہ بھی ہے۔ تا روزہ رکھنے والا بھوک و پیاس کی شدت میں ان غریب پڑوسیوں کا مطالعہ کرے جو ہر روز اس میں مبتلا رہتے ہیں۔

مگر افسوس آج دولت کے نشہ میں، روپیہ کے غرور میں، احکام اسلام پر عمل نہ کرنے سے، اس کے احسن اور مبارک طریق پر نہ چلنے سے، اپنے غریب بھائیوں کو، غریب بہنوں کو، یتیم بچوں کو بھلا کر عیش و عشرت میں مست و مخمور ہیں۔

آج کیا تم تو ہر روز ہی اچھے سے اچھا شکم سیر ہو کر کھانا کھاتے تھے مگر وہ تمہارا غریب پڑوسی آج عید کے دن بھی دو وقت کے فاقے سے ہے۔ آہ! وہ معصوم یتیم بچہ، جس کو تمہارے بچوں کی زرق برق لباس، عمدہ عمدہ پوشاک دیکھ کر اپنے والدین کی یاد آئی، دل بھر آیا، آنکھیں ڈبڈبا آئیں، وہ پھول سا چہرہ مرجھا گیا۔ تم اپنے بچے کو، نور نظر کو، لخت جگر کو آج عید کے دن دیکھ دیکھ کر خوش ہوتے ہو۔ مگر آہ! اس کا تو کوئی دیکھنے والا ہی نہیں۔ تمہارے بچے کے چہرے پر آج مسرت اور تروتازگی ہے۔ مگر اس کے چہرے پر آنسوؤں کی جھڑی ہے۔ تمہارے بچے کا چہرہ خوشی سے تمتا رہا ہے۔ مگر اس کا چہرہ رنج سے آج کملا رہا ہے۔

سنو! اور غور سے سنو!! خداتعالیٰ کا وعظ ہے خداتعالیٰ کا حکم ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے "یتیموں، لاوارثوں، بیواؤں اور غریبوں کی مدد کرو"

پس اس حکم کو مانو۔ اس حکم کی تعمیل کرو۔ اسی میں تمہاری شان، اسی میں تمہاری عزت، اور اسی میں تمہاری فلاح مضمر ہے۔

جو لوگ اس پر عمل نہیں کرتے وہ خدا سے دور پھینکے جائیں گے مگر یاد رکھو! اسلام کی زندہ کرنے والی غریب ہی قوم ہوگی۔ تم جو آج مذہب سے بے پرواہ ہو دنیاوی کاموں میں سبقت حاصل کر رہے ہو۔ رسومات قبیحہ اور بدعتوں کے غلام بنے ہوئے ہو۔ یہ تم کو تحت الثریٰ میں گرا دیں گی۔ تم نور سے دور ہو جاؤ گے۔

آج عید کا دن ہے ان تمام باتوں کو چھوڑ دو اپنے مالک حقیقی کے حضور گر جاؤ۔ اور ان غریبوں کی مدد کرو جن کو تم نے کبھی عزت سے نہیں دیکھا۔ ان یتیم بچوں کی مدد کرو جن کو تم نے کبھی پیار کی نگاہ سے نہیں دیکھا، کبھی محبت سے ہاتھ نہیں لگایا۔ اس بیوہ کی مدد کرو جو آج عید کے دن اپنے رنڈاپے میں سہاگ کی گھڑی یاد کر کر کے آنسوؤں کے تار بہا رہی ہے۔ دیکھو تو! کیسی مغموم ہے۔ تم اس کے دل کو ڈھارس دو تا وہ خوش ہو جائے اور تم بھی خداتعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کے جاذب ہو ورنہ یاد رکھو اور اس کو لوح دل پر لکھ لو۔ کہ جس [illegible] آج تم جس غرور و نخوت سے اکڑتے پھرتے ہو، کل وہ [illegible] ہونے اور دولت کا نشہ ہرن ہو جانے والا ہے۔ جس طرح آج تم غریبوں اور یتیموں اور لاوارث بچوں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہو، کل اسی طرح تمہاری اولاد بھی در بدر ٹھوکریں کھائے گی اور کوئی نہیں پوچھے گا۔ جو آج تم بو گے وہی کل کاٹو گے۔ پس خدا کے غضب سے ڈرو اور عبرت پکڑو۔

مجاہدین کی عید

مجاہدین کی عید کا دلفریب اور پر لطف نظارہ وہی شخص کر سکتا ہے جس کے دل کے اندر درد اور سوز ہے۔

اکناف عالم میں، چھوٹے بڑے، رئیس و امیر، غریب و فقیر اپنی اپنی حیثیت اور رتبے کے موافق اچھے اچھے کپڑے زیب تن کیے عید کی خوشی میں مگن۔ ہر گھر میں خوشی، ہر چہرہ پر مسرت، ہر دل کی یہی خواہش کہ آج کے دن اپنے محب سے ملے۔ ہر باپ کی یہی تمنا کہ اپنی آنکھوں کے نور کو سینے سے لگائے۔ ہر ماں کی یہی حسرت کہ اپنے جگر کے ٹکڑے کو، اپنی بڑھاپے کی ٹیک کو (جو آنکھوں سے اوجھل ہے) کلیجے سے لگائے۔

مومن کے دل کو ان سب باتوں کے علاوہ ایک اور ہی تڑپ ایک اور ہی جذبہ بے قرار کیے ہوئے ہے۔ اس نے آج کے روز عجیب ہی شان سے عید منائی۔ اس نے اپنے عزیز وطن کو، اپنے گھر کو چھوڑا۔ اپنے بوڑھے [illegible] کمزور اور ضعیف ماں باپ کو، اپنی بیوی اور اپنے پاک صورت ننھے ننھے معصوم بچوں کو، اپنے پیارے بہن بھائی اور دوست و اقارب کو خدا کے سپرد کر۔ دھوپ میں تپتے۔ لو کے تھپیڑوں کے لطف اٹھاتے، اپنے ان بھائیوں کی محبت سے بیقرار ہو کر جو ارتداد کی چوکھٹ پر ہی [illegible] کھڑے ہوئے ہیں۔ [illegible] کو قعر ضلالت سے بچائیں اور گمراہی کے گڑھے سے نکالیں۔

وہ نیک بخت بی بی [illegible]

کس کا پتا۔ وہ ماں جس کا اکلوتا بیٹا آج عید کے دن گھر نہیں۔ وہ محض خدا کی رضامندی حاصل کرنیکے لیے آج عید کے دن اُن سے جدا ہے۔ کیا اُن کو آج رنج ہوگا؟

نہیں نہیں۔ آج وہ سربسجود ہو کر خدا کی حمد کے گیت گا رہے ہیں۔ اور بڑی تضرع سے دست بدعا ہیں کہ اے خدا، اے مالک مولیٰ خدا! جس غرض کے لیے، جس مقصد کے لیے، تیری رضا کے لیے، تیری خوشنودی کے لیے وہ ہم سے جدا ہوا ہے اُس کو کامیاب کر اور اُس کی روح القدس سے مدد فرما۔

* * *

وہ مجاہد، وہ مومن، اپنی ہی دھن میں، اپنے ہی خیال میں، خدا کے سہارے اور اُسی کے بھروسہ پر۔ دل میں درد، آنکھوں میں آنسو [illegible] تنہا۔ پیاس کی شدت، گرم ریت (جس میں پاؤں جھلس جھلس جائیں) کی تیزی کو برداشت کرتا ہوا، ہر قدم پچھلے قدم سے آگے بڑھاتا جا رہا ہے۔ صرف اسلیے کہ اُس کے بھائی گمراہی اور ضلالت سے بچیں۔ تین سو خداؤں کو چھوڑ کر ایک ہی جو حاکم الحاکمین خدا ہے اُسی کی رسی کو مضبوط پکڑیں اور اُس کی وحدانیت ان کے دلوں میں جاگزیں ہو۔ اور اُسی کی عظمت اور جلال دنیا میں قائم کیا جائے

بے شک یہی حقیقی عید ہے۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو اس کے حاصل کرنے کی توفیق دے آمین

خاکسار
(یوسف ابن یعقوب)

معزز ناظرین الحکم کی خدمت میں

ایک مجاہد کی درخواست دعا

تمام ناظرین الحکم سے باادب گزارش ہے کہ وہ خاکسار کے لیے دردِ دل سے دعا فرماویں۔ اللہ تعالیٰ میرے عیبوں پر پردہ ڈالکر مجھ سے خدمت دین لے اور جو کام میں اسوقت کر رہا ہوں اس کو قبول فرمائے۔ اور کامیاب واپس لائے۔ والسلام

خاکسار
شیخ محمد ابراہیم علی خلف شیخ یعقوب علی تراب
احمدی عرفانی۔ از تیرہ۔ ضلع متھرا

نظم

ذیل کی نظم ماسٹر محمد علی صاحب اظہر مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کی ہے۔ جو آپ نے ایک آریہ کے چند اشعار کے جواب میں لکھی ہے جو ساتھ ساتھ درج ہیں۔ آپ نے یہ نظم حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور پڑھ کر سنائی (ایڈیٹر)

بُت شکن نے خوان توڑے دعوت اسلام کے
بیچ پیالے رہ گئے ہیں اب تو خالی نام کے

اب مٹے گا آریہ مت سامنے اسلام کے
پر نکل آتے ہیں قرب موت کرم خام کے

ہے خدا کے قہر کا طوفان تو اک جوش پر
اور تو باندھے ہوئے بیٹھا ہے پل اوہام کے

خادم اسلام ہیں مکروں سے تیرے باخبر
کاٹ دینگے تار وہ سارے تمھارے دام کے

بت شکن اسلام کا ہے خاص اشوکت لقب
آریہ مت کے بھی بت پنہاں ہیں چند ایام کے

وہ شراب معرفت کا جام ہم دینگے تجھے
ہند کے چھوٹے بڑے متوالے ہوں اُس جام کے

دیکھتے ہی دیکھتے ہوگا اب ایسا انقلاب
کہہ غلام احمد کی جے سب ہوں غلام اسلام کے

وید کے پرکاش نے کھولی ہیں آنکھیں ہند کی
کاغذی گھوڑے نہیں چلتے ہیں اب الہام کے

وید کا پرکاش کب کس نے کیا مورکھ بھلا
وہ تو ہیں زیر کفن مردہ قدیم ایام کے

آریہ جاہل ہیں خود واقف نہیں ہیں وید سے
کیونکہ بید بے ثمر اُن کے بھلا کس کام کے

اپنی منطق کو سراسر سمجھے ہوئے ہیں وید ہی
جتنے منہ اُتنے ہی سمجھو ویدان ایام کے

جو ہوا پرکاش اُن سے وہ سراسر گند ہے
ہیں نیوگی بچے بے نام و نشاں گمنام کے

سن کے گھن آتی ہے اس ناپاک سی تعلیم کو
ہیں بڑے دیوث جو عامل ہیں ان احکام کے

ہیں میاں ایشور بھی اک مٹی کے مادھو ہی بنے
روح و مادہ کے غلام ایشور بنے ہیں نام کے

خود غرض ہیں چڑچڑا اپنی ہے طبیعت میں بھرا
ایشر بت چلتی ہے اُن کی سہارے دام کے

اک گناہ رکھ لیتے ہیں باقی کہ قبضے میں رہیں
ورنہ ایشر جی تو پھر رہتے نہیں کچھ کام کے

بے سزا ہرگز نہ چھوڑیں اسقدر ہیں کینہ توز
منتظر رہتے ہیں روحوں کے ہر ایک بدکام کے

کام دنیا کا چلاتے ہیں گناہوں پر مدام
جتنے گزشتہ سے گناہ ہوں سلسلے اُن کے کام کے

ہے تناسخ کی یہی بنیاد ایشر نے دھری
یہ ہوئے پرکاش ایشور جو ہیں اگنی نام کے

گر یہی ویدوں کا ہے پرکاش تو اس کو سلام
ہم نہیں گاہک ہیں اس پرکاش نافرجام کے

جب سے بھیجا یا دام مکر و تزویر و دغا
ناطقے ہیں بند حضرت کے اُن ہی ایام کے

بول سکتے ہی نہیں گویا زباں منہ میں نہیں
ایسے گونگے ایشور اپنے بھلا کس کام کے

ہاں خدا اسلام کا ہے رب رحمان رحیم
کھول رکھے اسلیے اُس نے در الہام کے

اپنے پیاروں کو وہ دیتا ہے خبر انجام کی
ہند میں مشہور ہیں حالات لیکھورام کے

آریہ مت سامنے اس نشاں کے مٹ جائے گا
یہ بتایا ہے خدا نے اندر اک الہام کے

مرگِ لیکھو سے سبق لے۔ باز آ نادان قوم
ورنہ بیٹھینگے جگر میں تیر اس الہام کے

حضرت ابلیس دھوکہ جب خدا کو دے گئے
شیخ صاحب بیچ تو کھیے وہ خدا کس کام کے

ہاں اسی ابلیس کے اب جانشیں تم ہی تو ہو
صبر سے کچھ دن رہو تم منتظر انجام کے

خوب کھل جائیگا دھوکہ دیدیا یا کھا لیا
جب نشاں مٹ جائیں گے سب کوشش ناکام کے

لعنتی ابلیس کے دھوکہ میں آتے ہیں وہی
جو ہیں اُس کے ڈھب کے اُس کے کام کے

پر خدا کے پاک بندوں پہ نہیں چلتا ہے زور
سب اُڑا دے خاک میں مٹاتے ہیں اس خام کے

وہ خدا کی اک ذرا ناچیز سی مخلوق ہے
تاب کیا ہو وہ مقابل قادر و علام کے

وہ لعیں کتا ہے اُس سرکار کے دربار کا
تا نہ داخل ہو ذلیل بدکردار بدانجام کے

ان دنوں کوشاں ہوا ہے وہ تمھارے بھیس میں
تا دکھا دے آخری جوہر وہ اپنے کام کے

تمسخر اور ٹھٹھا کرتی آئی ہے کیا نعوذ باللہ سب کام رہے پھر معلوم ہوتا ہے کہ آپ قرآن شریف کو چھوتے بھی نہیں ورنہ کبھی یہ نہ کہہ سکتے۔ کیونکہ قرآن کریم میں تو صاف لکھا ہے وما علی الرسل الا البلاغ + بر رسولاں بلاغ باشد و بس پھر میں کہتا ہوں کہ اس میں تو یہ بھی لکھا ہے۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا۔ اور ۵ ار فروری کے الفضل میں وہ حدیث لکھی جا چکی ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ خدا جس سے محبت کرتا ہے اس کا انجام یہ ہوتا ہے کہ یوضع له القبول فی الارض کہ اس کی قبولیت دنیا میں پھیلائی جاتی ہے۔ جیسا کہ حضرت اقدس کا دوسرا الہام ہے۔

یاتیک رجال نوحی الیهم من السماء

[illegible] کی تقریر کے متعلق اگر آپ رسالہ الوصیت ملاحظہ فرما لیتے تو دھوکہ میں نہ پڑتے۔ وہ عوام کی حالت ہے، خواص کے متعلق فرمایا ہے۔ ؎

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پر از نور یقیں بودے
کے تواں کردن شمار خوبی عبد الکریم
آنکہ جاں داد از شجاعت بر صراط مستقیم
"صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا"

اور عوام ہر جماعت میں ایسے ہی ہوتے ہیں۔ جناب والا آپ الوصیت میں پڑھیں کہ ان کے علاج کے لیے قدرت ایزدی نے کیا کیا سامان کر رکھے ہیں۔ ان کے لیے قدرت ثانیہ (خلافت) کو قائم کیا ہے فاعتبروا یا اولی الالباب۔ پس پہلی بات جو جناب کے "مخدوم" کو صداقت سے گراتی ہے کہ اب فی الحال کوئی ضرورت [illegible] تین سو سال تک حضرت مسیح موعود کی ترقی کا زمانہ ہے یا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انکار کریں یا پھر اس دعویٰ سے باز آجائیں

دوسری غلطی ہم نے لکھا تھا کہ یوضع له القبول والی حدیث آپ کو رد کرتی ہے۔

خصوصاً جبکہ آپ کے "مخدوم" ساری دنیا کے ریفارمر ہونے کا زعم رکھتے ہیں۔ آپ کہتے ہیں کہ ان کی قبولیت ہو رہی ہے خیر ساری دنیا اندھی اور بے وقوف تو نہیں دنیا میں دانا بھی ہیں۔ کیا کام ہے جو عبد اللطیف صاحب نے کیا ہے اور کہاں اور کتنے ہیں جو آپ پر اور آپ کے اشارے پر تن من دھن قربان کرنے کو تیار ہیں۔ کتنے مرید آپ کے سلسلہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ محض خطوط تو ایک دوائی کے اشتہار پر بھی ہزاروں آ سکتے ہیں۔ ہزاروں لوگ تماشے کے طور پر ہی لکھ دیتے ہیں۔

تیسری غلطی ہم نے لکھا تھا کہ ہر شخص کو اس کے اوصاف سے پہچانا جا سکتا ہے

اور کہا تھا کہ وہ شخص پاگل ہے کہ جس کی ذات میں اوصاف تو ولیوں کے بھی نہیں اور دعویٰ وہ نبی کا کرتا ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ نہیں جی! جناب "مخدوم" صاحب میں تو انبیاء کے [illegible] اوصاف پائے جاتے ہیں۔ اس جگہ تفصیل کا موقع نہیں خیر ہم ایک بات پیش کر کے جناب سے جواب چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ نبی کریم کی پہلی زندگی پاکیزہ اور بے لوث ہوتی ہے۔ بلکہ وہ اعلیٰ درجہ کے اخلاق سے متصف ہوتا ہے اور دنیا کی نظریں اس کو امین اور راستباز سمجھتی ہیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے چیلنج دیا۔ کہ میری زندگی میں کوئی عیب نکالو۔ (قرآن کریم سورہ یونس میں پہلی عمر کو ہی معیار ٹھہرایا ہے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ بعد میں یوں ہی لوگ بکواس کرتے رہا کرتے ہیں) جس کے جواب میں سب کے منہ پر مہر خاموشی لگ گئی۔ ہاں ہاں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے آپ کی پاکیزگی اور راستبازی کا صراحتاً اقرار کیا (اشاعۃ السنہ) اور مولوی ثناء اللہ امرتسری نے بھی جو حضور کی سوانح عمری لکھی ہے اس میں پہلی زندگی پر کوئی عیب نہیں لگا سکا۔ اسی طرح دوسرے انبیاء علیہم السلام کا حال ہے۔

اگر "مخدوم" صاحب کو دعویٰ نبوت فی الواقع ہے اور کوئی بیماری نہیں۔ تو آئیں۔ اور دنیا کو اپنی زندگی کے متعلق چیلنج دیں تا حقیقت طشت از بام ہو جائے۔ (تفصیل پھر کسی وقت ان شاء اللہ)

"سلطان مشرق" کے متعلق آپ نے بہت غلطی کی۔ جو اعتراض کیا جبکہ مغرب بھی اسکو سلطان مشرق مان رہا ہے ہاں یاد رہے اس نے دنیاوی سلطنت کا دعویٰ نہیں کیا وہ فرماتا ہے ؎

ہم تو بستے ہیں فلک پر اس زمیں کو کیا کریں۔
آسماں کے رہنے والوں کو زمیں سے کیا نقار

چوتھی غلطی یاد شو کردی ہم نے لکھا تھا کہ عبد اللطیف وغیرہ جب وہی کام بلکہ وہ بھی نہیں کرتے جو اس وقت حضرت احمد علیہ السلام کے جاں باز کر رہے ہیں تو ان کو نبی تسلیم کرنا۔ اللہ تعالیٰ پر عیب لگانا ہے کہ اس نے بلا ضرورت کام کیا۔

اس سے آپ کی عقل رسا نتیجہ نکالتی ہے۔ کہ جناب مرزا صاحب (علیہ التحیۃ والسلام) اور آپ کی جماعت ضرور ایسے کام کرتے نہیں۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اتباع کرتے تھے۔"

"بریں عقل و دانش بباید گریست"

سچ ہے جب انسان کو ایک ٹھوکر لگتی ہے تو پھر ٹھوکریں ہی کھاتا چلا جاتا ہے اذا عثر لج به العثار۔ کیا آپ اس موٹی بات کو بھی نہیں سمجھ سکتے۔ ہمارا یہ مطلب ہے کہ جماعت احمدیہ بارک اللہ فی سعیہم جو کام اشاعت و تبلیغ کر رہی ہے۔ اور جن دلائل اور ہتھیاروں سے کر رہی ہے۔ ان سے بڑھ کر آپ نے کیا کیا۔ اگر کیا ہے تو بتائیں لیکن لن تفعلوا پس جس غرض کو ایک امت بطریق احسن انجام دے رہی ہے اس کے لیے کسی نبی کی کیا ضرورت ہے۔ [illegible] اور تعصب کو بالائے طاق رکھ دیں۔ ؎

اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائے گا خدا

پانچویں دیدہ دلیری ہم نے لکھا تھا کہ مرزا صاحب میں اللہ تعالیٰ نے ذاتی اور خارجی علامات کو پورا کر کے آپ کے اخلاق پر مہر کر دی۔ اس پر آپ کہتے ہیں کہ وہ علامات بتاؤ۔ ہم وہی "مخدوم صاحب" میں ثابت کر دیں گے۔

جناب من! کچھ ہوش کریں۔ جب آپ اور آپ کے مخدوم صاحب نے حضرت اقدس کی بیعت کی تھی تو کیا ان علامات کو پورا نہ دیکھا تھا۔ یہ قول کسی کو سچا ثابت نہیں کر سکتا کیونکہ اس طرح تو ہر ایک جھوٹا نبی بھی کہہ سکتا ہے کہ جو اس کی علامات خارجیہ ہیں وہ میری بھی ہیں ذاتی علامات گندمی رنگ وراء النہر ہونا۔ کسر صلیب کرنا۔ بے نظیر کلام لانا۔ اور تیرہ سو سال میں بے نظیر خدمت اسلام کرنا" بقول مولوی محمد حسین بٹالوی وغیرہ وغیرہ۔ ہزار ہا نشان ہیں جو جناب بھی اچھی طرح جانتے ہیں۔ ہم سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے۔

چھٹی بات ہم نے کاذب کیلیے یذہب جفاء کا معیار پیش کیا تھا آپ نے اس کو صحیح تسلیم کر لیا ہے اور کہتے ہیں کہ اپنے صوفیوں اور ملہموں کو ان کے مقابل پر لائیں وہ ان کی ہلاکت کی پیشگوئی کریں اور وہ بھی ایک سال کے اندر۔

جناب والا! ہم نبی کی جماعت ہیں۔ ہم کسی کی ہلاکت نہیں چاہتے۔ جب تک گستاخی کر کے وہ خود مستحق ہلاکت نہ ہو جائے۔ قرآن نے خود فرمایا ہے۔ یذہب جفاء تو ہمیں خواہ مخواہ سر دردی سے کیا فائدہ۔ لیکن اگر "مخدوم" صاحب کو عاقلانہ رنگ میں اصرار ہوگا اور ہمارے پیارے آقا اور اس کے خلفاء راشدین کی ہتک کریں گے تو ہم حاضر ہیں۔ گھبرانے کی ضرورت نہیں، تکذیب ثمرہ ہے۔ ہم تو فی الحال "خادم و مخدوم" کی ہدایت کے لیے دعا کرتے ہیں لیکن یاد رہے تنگ آمد بجنگ آمد۔ زمانہ خود ظاہر کر دے گا۔ ؎

اف ہائے زباں بود مردار + جز سگاں کس نخوردش زنہار

(خاکسار آپ کا خیر خواہ :۔ اللہ دتا جالندھری از قادیان دار الامان)

دوستوں کا ہمت شکن طریق

حساب دوستاں در دل تو ہم مدت سے سنتے ہیں
مگر کچھ حد بھی ہے در دل حساب دوستاں کب تک!

خاکسار نے والد صاحب قبلہ کے ایماء سے اپنے دو مضمون [illegible] وی پی احباب کی خدمت میں روانہ کیے۔ جن میں سے [illegible] باقی واپس۔ اگر دوستوں کی یہی ہمت شکن سعی رہی [illegible] سرد مہری دکھائی تو میری طبیعت سرد ہونے کے علاوہ شاید [illegible] بھی [illegible]

[illegible] ہونے کے علاوہ الحکم کے [illegible] ان کی ذات سے یہ امید نہ تھی۔ یہیں ان کا اس موقع پر نام لینا نہیں چاہتا معلوم ہوتا ہے کہ ان کی غیر موجودگی میں نوکروں اور کارکنوں کی سہل انگاری دفتر کو نقصان اٹھانا پڑتا [illegible]

[illegible] روانہ فرما کر ممنون فرمائیں [illegible] تو فوراً دفتر کو اطلاع دیں تا کہ [illegible] کے نام وی پی ارسال کر دیا جائے۔ (خاکسار یوسف بن یعقوب - منیجر اخبار الحکم)

دیسی ریاستوں کا ظلم

احمدی مجاہدین کا مسلح محاصرہ

(۱)

"دل قوی رکھتے ہیں اور درد ونکی ہے ہمکو بہار"

جسوقت سے مسلمانان ہند کی شومئی اعمال کی وجہ سے سلسلہ ارتداد شروع ہوا ہے تمام اسلامی فرقوں میں ہل چل مچ گئی ہے اور ہر فرقہ اپنے جوش ایمانی کے مطابق ہمدردی اسلام میں حصہ لے رہا ہے جس میں حضرت محمود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی اپنے جانباز بہادر بھیجے اور بھیج رہے ہیں اور بھیجتے رہیں گے ان شاء اللہ تعالی جنہوں نے کفار کے ارادوں میں ایک تزلزل ڈالدیا وہ احمدیوں کے خلاف شور مچانے لگ گئے۔ چنانچہ آریہ اخبارات کا مطالعہ کرنیوالے جانتے ہیں وہ کس طرح احمدیوں کے خلاف زہر اگل رہے ہیں اور کسطرح مسلمان پبلک کی آنکھوں میں خاک جھونکتے ہیں اور ہمارے خلاف بھڑکاتے ہیں۔ جو عدائے بر نجاست کا مصداق ہو رہا ہے۔ اور ہوگا۔ تو اپنی ایڑی تک ہمارا خلاف زور لگاتے ہیں یہ امر دیگر ہے کہ وہ اس میں [illegible]

(۲)

اسی کے ضمن میں وہ ریاستوں سے مدد لیکر ہر طرح سے ہمارا اخراج کی کوشش کرتے ہیں اور ریاستیں شتر بے مہار کی طرح ان کی پشت پناہ ہیں اور وہ جو چاہتے ہیں ان علاقوں میں کرتے ہیں ابھی زیادہ عرصہ نہیں گذرا کہ ریاست بھرت پور نے ہمارے دو مبلغوں کو جبراً نکالکر اپنے ماتھے پر ابد تک کلنک کا ٹیکا لگا لیا ہے۔ اسی طرح دوسری ریاستیں بھی ایسا ہی کرتی ہیں۔ اور وہ اپنے مذہب کی کمزوری کو جانتے اور محسوس کرنے کی وجہ سے کبھی بھی مذہبی آزادی دینے پر رضامند نہیں ہونگی بلکہ ہر جائز و ناجائز کوشش سے ارتداد میں مدد دے رہی ہیں جس کا ایک اور تازہ نمونہ ریاست ...... ہے۔ ...... نے ہمارے مبلغین پر حملہ کرنے کی پوری ٹھان لی تھی اور محاصرہ کر لیا تھا مگر وہ خدا جو مومنوں کا مددگار ہے اسنے ان کو ان کے شر سے محفوظ رکھا۔

(۳)

ذیل میں ہم اپنے مجاہدین کا خط نقل کرتے ہیں جو اس واقعہ پر روشنی ڈالتا ہے۔ رات کے آٹھ بجے کے قریب ایک شخص محمد یامین صاحب کو پوچھتا ہوا مکان پر چڑھ آیا میں نے اس سے پوچھا آپکا محمد یامین صاحب سے کیا مطلب ہے؟ اس نے کہا کہ میں نے اخبار ہمدم میں ایک مضمون معرفت محمد یامین صاحب پڑھا ہے میں ملنے آیا ہوں کہ اس لڑکے کو سمجھاؤں میں نے اس سے گفتگو شروع کی اور بتایا کہ اس لڑکے کا سوال یہ ہے اسکا کیا جواب ہے؟ ...... اس نے کہا ...... راجہ کا ملازم ہوں ...... رات کے ایک بجے میری آنکھ کھلی کہ ایک موٹر بازار میں پھر رہا ہے۔ ہمارا مکان بازار میں بالاخانہ ہے میں نے غور سے معلوم کیا تو پتہ لگا جیسے سات آدمی بول رہے ہیں۔ ہم دونوں (راقم خط اور محمد یامین صاحب) [illegible] پر یہاں لیٹے ہوئے تھے اٹھ کر نیچے دیکھنے لگے اتنے میں موٹر ایک طرف سے پھر آئی اور چند آدمی سپاہی اترے اور کچھ باتیں کرکے موٹر پھر آگے نکل گئی ان لوگوں نے ہمارا مکان چاروں طرف سے گھیر لیا پیچھے کی طرف ایک ہندو کا مکان تھا اس کو اپنے ساتھ ملا لیا مکان کے ایک طرف مندر تھا تیسری طرف گلی جو تھی طرف بازار تھا۔ چند منٹ کے بعد پھر موٹر آئی اور چند آدمی اترے ہمارے مکان کے نیچے موٹر کھڑی رہی اور تھوڑی دیر ٹھہر کر پھر چلی گئی۔ غرض اسطرح سے ایک بجے سے ساڑھے تین بجے تک ہوتا رہا کبھی موٹر ادھر کو جاتی کبھی ادھر کو اور نہایت آہستگی سے چلائی جاتی تھی اور مکان کے پاس آکر اس کی بتی کو بجھا دیا جاتا تھا اور عین مکان کے نیچے ٹھہرتی تھی۔ اس طرح کوئی تیس پینتیس آدمی مکان کے گرد جمع ہو گئے جو لاٹھیوں سے مسلح تھے۔ دور سے جو موٹر کی روشنی پڑتی تھی۔ یہ لوگ ہمیں صاف نظر آتے تھے کئی سفید پوش تھے اور ایک دو بندوقیں بھی ان کے ساتھ تھیں۔ غرض ان لوگوں نے پولیس کے طور پر ہمارے مکان کا محاصرہ کر لیا۔ ان لوگوں کا منشاء یہ تھا کہ مکان کے تختے توڑ کر اندر چلے جائیں ایک دو کو مار لوٹ کر اور لڑکے کو موٹر میں بٹھا کر لے جائیں۔ ہم نے اس مصیبت کیوقت اپنے مولی کو یاد کیا اور دعا کی کہ یا الہی تو دلوں کا مالک ہے ہم نے کوئی جرم نہیں کیا بجز اس کے کہ ایک ہندو تیرے پیارے دین اسلام کو قبول کرنے آیا ہے ...... ہمارے پاس کوئی نہیں تو ہماری مدد فرما کہ تیرے سوا کوئی مددگار نہیں۔ عین اسوقت جبکہ رات کے ۳ بجے دشمن نے ہمارے مکان کو گھیر لیا ہوا ہے اور چاہتے ہیں کہ ان چند غریب الوطن لوگوں کو مسل دیں اللہ تعالی نے مدد فرمائی وہ یہ کہ ایک طرف سے پولیس سارجنٹ مع چند سپاہیوں کے آگیا اس کو دیکھ کر یہ لوگ دو دو کا ہو کر گلیوں میں گھس گئے۔ سارجنٹ نے ہمیں چھت پر کھڑے دیکھ کر دریافت کیا کہ کون گھر ہے اور کیوں دیکھ رہا ہے محمد یامین اور میں نے خدا کا شکر ادا کیا اور فوراً بولے کہ آپ پولیس مین ہیں؟ کہا ہاں۔ بتاؤ کیا ہے ہم نے کہا کہ خطرہ ہے ہمیں آپکی اعانت کی ضرورت ہے۔ ہمارا مکان چاروں طرف سے گھرا ہوا ہے اور یہاں ایک موٹر آتی ہے اور یہ واقعہ ہے وہ بہت حیران ہوا ایک دکان میں جو چند آدمی تھے ان سے پوچھا کہ تم کیوں بیٹھے ہو سختی سے ڈانٹا۔ انھوں نے کہا کہ ہمیں کچھ پتہ نہیں صرف اتنی خبر ہے کہ ...... راجا کا انتظام ہے اس کا حکم ہے کہ ہم یہاں بیٹھے رہیں سارجنٹ نے پھر پوچھا کیوں راجہ نے ایسا کیا۔ جواب دیا کہ کچھ پتہ نہیں آخر سارجنٹ ہماری تسلی کر کے کوتوال صاحب کو بلا لایا۔ انھوں نے آتے ہی ان لوگوں کو ڈانٹا تب انھوں نے صاف صاف بتا دیا کہ ایک لڑکا ہندو دنگا اس مکان میں ہے۔ اور ہم اسکو لینا چاہتے ہیں کوتوال صاحب نے ہم سے سوال کیا کہ کیا قصہ ہے ہمیں نے کل سب کچھ بتا دیا۔ لڑکے کو کوتوال صاحب نے بلایا کہ تم کسطرح آئے ہو زبردستی لائے گئے ہو یا خوشی سے۔ لڑکے نے جواب دیا میں اپنی خوشی سے یہاں آیا ہوں یہ میرا خیال ہے کہ اسلام سچا مذہب ہے میں نے استعفا بھی دیا تھا ...... غرض راجہ ...... کی ایک سازش تھی۔ شہر کے ہندو اس میں شامل تھے اور گرد کے مکان والے بھی اس میں شامل تھے ...... راجہ نے تاروں کے ذریعہ جیا سے لڑکے کے باپ کو مع فتح آباد کے ہندوؤں کے بلوایا دہلی اور اپنی موٹر اس کام کے لیے دی معلوم ہوتا تھا کہ راجہ ...... (قریب ہی) ٹھہرا ہوا تھا اور بار بار اسکو موٹر خبر دیتی تھی۔"

(۴)

ان لوگوں کے لیے جو قبولیت دعا کے منکر ہیں اس میں ایک زبردست نشان ہے وہ دیکھیں کہ کسطرح وہ سمیع و علیم خدا مصیبت کیوقت خصوصاً اپنے بندوں کی نداء سنتا اور انکو اعداء سے بچاتا ہے۔

(۵)

کیا ہم امید رکھیں کہ آریہ اخبارات اپنی ریاستوں کو ان مذہبی حرکات سے باز رکھیں گے اور آئندہ مسلمان بادشاہوں پر اعتراض کرنے کی بجائے اپنوں کی خبر لینگے لیکن کہاں سے۔

یاں وہ نشے نہیں جنہیں ترشی اتار دے

(۶)

ہم اپنے مجاہدین کی شجاعت و بہادری سے آگاہ ہیں ان شاء اللہ وہ مر جائیں گے مگر میدان کبھی نہیں چھوڑیں گے اور یہی مومن کا خاصہ ہے کہ یا وہ غالب ہوتا ہے یا پھر مر جاتا ہے تیسری کوئی راہ نہیں۔ پھر ہم حیران ہیں کہ ہمیں ایسے بودے اور نکمے ہتھیار وں سے کیوں ڈرایا جاتا ہے۔ ہم ان مجاہدین کو جو اس آزمائش میں پورے اترے ہیں جنہوں نے اپنے قول و فعل سے اپنا امن اور متوکل علی اللہ ہونا ثابت کر دیا ہے تمام جماعت احمدیہ کیطرف سے مبارکباد پیش کرتے ہیں اور آئندہ کیلئے بھی توقع رکھتے ہیں کہ وہ ایسا ہی کرینگے اور اپنے مولا کو جو ہر وقت انکی مدد کے لیے تیار ہے کبھی یاد سے نہیں بھلائینگے۔

پھر ہم اپنی محسن گورنمنٹ کو پورے زور سے توجہ دلاتے ہیں کہ اگر اسکی ماتحت ریاستوں میں ایسا ظلم روا رکھا گیا تو یہ سلطنت برطانیہ کے انصاف پر ...... ایک سیاہ داغ ہوگا۔ اسلیے چاہیے کہ گورنمنٹ بہت جلد ایسے شر انگیز واقعات کا انسداد کرے تاکہ ملک کا امن خراب نہ ہو۔

دارالامان کا ہفتہ

۱۔ حضرت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو گلا اور درد کی شکایت ہے۔ مبائعین دعا فرمائیں۔

۲۔ ایام زیر رپورٹ میں مولانا فضل الدین صاحب وکیل اور چودھری غلام محمد صاحب بی اے۔ اور حضرت مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے آگرہ تشریف لے گئے ہیں۔

۳۔ مجلس مشاورت بدستور ہوتی ہے۔

۴۔ امسال چونکہ ہمارے بہت بھائی ارتداد کی آگ کو بجھانے میں مصروف ہیں اس لیے معتکفین کی تعداد بہت تھوڑی یعنی دس ہے۔

اعلان

چونکہ بہت سے احباب کے خطوط سے معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے ۱۷ اپریل کو چاند دیکھا۔ اسلیے اعلان کیا جاتا ہے کہ پہلا روزہ ۱۸ تاریخ سے ہے۔ جس کا چھوٹ گیا ہے وہ بعد میں رکھ لیں۔

اخبار احمدیہ پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی پرنٹر و پبلشر و پروپرائٹر چھپا۔